ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ؛ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

تار کا پتہ : الفضل لاہور

روزنامہ الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳
سہ ماہی ۷

یوم سہ شنبہ ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۷۲ھ

جلد ۴۱/۷ | ۶ صلح ۱۳۳۲ ہش | ۶ جنوری سنہ ۱۹۵۳ | نمبر ۵

راولپنڈی کے مقدمہ سازش کا فیصلہ سنا دیا گیا

پندرہ ۱۵ ملزمین میں سے چودہ کو مختلف المیعاد سزائیں - بیگم نسیم اکبر بری کر دی گئیں

کراچی ۵ جنوری - راولپنڈی سازش کیس کے ملزموں کے خلاف سماعت کرنے والی خاص عدالت نے آج صبح حیدرآباد سنٹرل جیل میں اپنا فیصلہ سنا دیا۔ اس کیس میں ماخوذ پندرہ ۱۵ ملزمین میں سے چودہ کو مختلف المیعاد سزائیں دی گئیں - جن میں سے بارہ سال قید سے لے کر تا برخواست عدالت سزا قید تک کی سزا شامل ہے۔ سزائیں آج سے شروع ہو گئیں - پندرھویں ملزم بیگم نسیم اکبر کو بری کر دیا گیا۔ سازش میں ماخوذ دوسرے ملزمین کو حسب ذیل سزائیں دی گئیں -

(۱) سابق میجر جنرل اکبر خان بارہ سال قید بامشقت

(۲) گروپ کیپٹن ایم کے جنجوعہ سات سال قید سخت اور پانچ سو روپیہ جرمانہ - ملازمت سے برطرفی - جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں ایک سال قید سخت

(۳) مسٹر فیض احمد فیض سابق ایڈیٹر پاکستان ٹائمز چار سال قید سخت اور پانچ سو روپیہ جرمانہ - جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں مزید ایک سال قید سخت۔

(۴) سجاد ظہیر چار سال قید سخت اور پانچ سو روپیہ جرمانہ - جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں مزید ایک سال قید سخت بھگتنی پڑے گی (۵) محمد حسین عطا چار سال قید سخت اور پانچ سو روپیہ جرمانہ، جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں مزید ایک سال قید سخت۔

(۶) میجر صادق خان سات سال قید سخت اور پانچ سو روپیہ جرمانہ - ملازمت سے برطرفی - جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں مزید ایک سال قید سخت بھگتنی پڑے گی۔

(۷) میجر محمد ضیاء الدین پانچ سال قید بامشقت۔ ڈھائی سو روپیہ جرمانہ۔ ملازمت سے برطرفی - جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں چھ ماہ مزید قید بامشقت -

(۸) کیپٹن حسن خان چار سال قید بامشقت۔ ڈھائی سو روپیہ جرمانہ - ملازمت سے برطرفی - جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں مزید چھ ماہ قید بامشقت -

(۹) میجر اسحاق محمد - چار سال قید بامشقت - ڈھائی سو روپیہ جرمانہ - ملازمت سے برطرفی - جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں مزید چھ ماہ قید بامشقت (۱۰) کیپٹن خضر حیات خان چار سال قید بامشقت، ڈھائی سو روپیہ جرمانہ - ملازمت سے برطرفی - جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں مزید چھ ماہ قید بامشقت (۱۱) سابق بریگیڈیر ایم اے لطیف پانچ سال قید بامشقت پانچ سو روپیہ جرمانہ - ملازمت سے برطرفی - جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں مزید ایک سال قید بامشقت -

(۱۲) میجر نیاز احمد ارباب پانچ سال قید بامشقت ڈھائی سو روپیہ جرمانہ - ملازمت سے برطرفی - جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں مزید چھ ماہ قید بامشقت۔

(۱۳) لیفٹنٹ کرنل نذیر احمد تا برخواست عدالت سزائے قید - ملازمت سے برطرفی - (۱۴) لیفٹنٹ ظفر اللہ پوشنی چار سال قید بامشقت ڈھائی سو روپیہ جرمانہ - ملازمت سے برطرفی - جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں مزید چھ ماہ قید بامشقت

محمد حسین عطا کے سوا جن کو بی کلاس میں رکھا جائے گا باقی تمام ملزمین کو اے کلاس دی گئی ہے ملزمین کو گورنر جنرل سے اپیل کرنے کا حق دیا گیا ہے۔

اس مقدمہ کی تفتیش مارچ ۱۹۵۱ء میں شروع ہوئی تھی - سماعت کا آغاز جون ۱۹۵۱ء میں ہوا - استغاثہ کی طرف سے دو سو آٹھ گواہ پیش ہوئے لیکن ملزمین کی طرف سے کوئی گواہ پیش نہیں کیا گیا - مقدمہ کی رپورٹ چار ہزار صفحات پر مشتمل ہے جن میں سے ایک ہزار صفحات پر فیصلہ اور دس کے ضمیمے ہیں۔ اس مقدمہ میں تیرہ سو اہم دستاویزیں پیش کی گئی تھیں - اس عدالت کے صدر جسٹس عبدالرحمٰن تھے اور جسٹس محمد شریف اور جسٹس امیر الدین عدالت کے ممبر۔

۱۹ افسر تربیت کیلئے انگلستان روانہ ہو گئے

کراچی ۵ جنوری - کولمبو منصوبہ کے تحت برطانیہ کی دعوت پر پاکستان سول سروس کے انیس ۱۹ افسر اعلیٰ تربیت کیلئے انگلستان روانہ ہو گئے ہیں -

بہاولپور اسمبلی کا اجلاس

بغداد الجدید ۵ جنوری - بہاولپور اسمبلی کا اجلاس اس مہینہ کی پچیس تاریخ سے شروع ہوگا -

سنگمن ری ٹوکیو پہنچ گئے

ٹوکیو ۵ جنوری - کوریا کے صدر مسٹر سنگمن ری آج ٹوکیو پہنچ گئے - وہ یہاں جنرل مارک کلارک سے ملنے آئے ہیں ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

آنکھ اس کی دوربیں ہے دل یار سے قریں ہے
ہاتھوں میں شمع دیں ہے عین الضیاء یہی ہے
جو راز دیں تھے بھارے اس نے بتائے سارے
دولت کا دینے والا فرماں روا یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے
وہ دلبر یگانہ علموں کا ہے خزانہ
باقی ہے سب فسانہ سچ بے خطا یہی ہے
سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

(درثمین)

ہندوستانی مسلمانوں کی کنونشن

نئی دہلی ۵ جنوری۔ ہندوستان میں کانگرس سے تعلق رکھنے والے مسلمان اپریل میں مدراس کے مقام پر ایک کنونشن منعقد کر رہے ہیں۔ اس کنونشن میں مسلم اقلیت کی موجودہ حالت کا جائزہ لیا جائے گا۔

مسٹر چرچل نیویارک پہنچ گئے

واشنگٹن ۵ جنوری۔ مسٹر چرچل آج نیویارک پہنچ گئے وہ صدر ٹرومین سے ملاقات کرنے کے لئے واشنگٹن جانے سے پہلے دو تین دن تک امریکہ کے صدر منتخب جنرل آئزن ہاور سے غیر رسمی بات چیت کریں گے۔

دونوں ملکوں کا دفاعی معاہدہ ختم کر دیا جائے
برما کا برطانیہ سے مطالبہ

رنگون ۵ جنوری۔ برما نے برطانیہ سے کہا ہے کہ دونوں ملکوں کا دفاعی معاہدہ جو ایک سال کیلئے تھا ختم کر دیا جائے اور نئے معاہدہ کے متعلق گفت و شنید (م) شروع کی جائے۔ حالیہ معاہدہ کے تحت برطانیہ کا ایک فوجی مشن برما میں مقیم ہے

صوبہ سرحد کیلئے پانچ ہزار ٹن گیہوں

پشاور ۵ جنوری۔ صوبہ سرحد کیلئے پانچ ہزار ٹن غیر ملکی گیہوں پشاور روانہ ہو چکا ہے۔ یہ گیہوں دس ہزار ٹن کے اس کوٹے میں سے روانہ کیا گیا ہے جو اس ماہ کیلئے مخصوص کیا گیا تھا۔ آئندہ صوبہ سرحد کو آٹھ ہزار ٹن گیہوں ماہانہ دیا جایا کرے گا۔

ایران کے بجٹ میں زبردست خسارہ

تہران ۵ جنوری۔ کل ایرانی مجلس میں نئے سال کا بجٹ پیش ہو گیا۔ اس بل میں تراسی کروڑ تیس لاکھ کا خسارہ دکھایا گیا ہے۔ ایران کے وزیر مالیات باقر کاظمی نے بتایا کہ تیل کی آمدنی میں کمی واقع ہونے کی وجہ سے یہ خسارہ ہوا ہے ۔

کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ آزادانہ اور غیر جانبدارانہ رائے شماری سے کرایا جائے
نئی دہلی میں مسٹر اٹیلی کا اخبار نویسوں سے خطاب

نئی دہلی ۵ جنوری۔ برطانیہ کے لیبر لیڈر اور سابق وزیر اعظم مسٹر اٹیلی نے آج نئی دہلی میں اخبار نویسوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میری پارٹی چاہتی ہے کہ ریاست کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ آزادانہ و غیر جانبدارانہ رائے شماری سے کرایا جائے اور اس مسئلہ کے تصفیہ میں جو رکاوٹیں ہیں انہیں جلد از جلد دور کر دیا جائے انہوں نے جاپان اور جرمنی کو دوبارہ مسلح کرنے کی مذمت کی۔ ایران - جنوبی افریقہ - کینیا اور ملایا میں برطانیہ کی موجودہ پالیسی کی حمایت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ان ممالک میں دہشت پسندی کی طرفداری کا مطلب یہ ہوگا کہ دنیا سے جمہوریت کا خاتمہ ہو جائے +

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے - ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

تحریک جدید میں ہر شخص اپنی توفیق کے مطابق حصہ لے

"تمام لوگوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق تحریک جدید میں حصہ لیں۔ اسی حکمت کے ماتحت دفتر دوم تیار کیا گیا ہے۔ جس میں ہر وقت انسان شامل ہو سکتا ہے۔ لیکن اس ارادے کے ساتھ کہ وہ اپنا قدم اب پیچھے نہیں ہٹائے گا۔ گویا یہ بھی ایک قسم کا وقف ہے۔ جس میں ہر شخص یہ اقرار کرتا ہے۔ کہ میری جان اور میرا مال اسلام کے لئے حاضر ہے۔ پس اپنی توفیق کے مطابق ہر شخص کو اس میں حصہ لینا چاہیئے۔ مرد بھی اور عورتیں بھی۔ بچے بھی اور بوڑھے بھی۔ امیر بھی اور غریب بھی۔ سب لوگوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی استطاعت کے مطابق تحریک جدید کے دوسرے دور میں شریک ہوں"۔

تعلیم و تربیت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں۔ اس سے غرض یہ ہے۔ کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں۔ اور کوئی فساد اور شرارت اور بد چلنی ان کے نزدیک نہ آ سکے۔ وہ پنج وقت نماز جماعت کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں۔ وہ کسی کو زبان سے ایذا نہ دیں۔ وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں۔ اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ غرض ہر ایک قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بے جا حرکات سے مجتنب رہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں۔ اور کوئی زہریلا خمیر ان کے وجود میں نہ رہے۔" پھر فرمایا "اور تمام انسانوں کی ہمدردی ان کا اصول ہو۔ اور خدا تعالےٰ سے ڈریں۔ اور اپنی زبانوں اور اپنے ہاتھوں اور اپنے دل کے خیالات کو ہر ایک ناپاک اور فساد انگیز طریقوں اور خیانتوں سے بچاویں۔ اور پنجوقتہ نماز کو نہایت التزام سے قائم رکھیں۔ اور ظلم اور تعدی اور غبن اور رشوت اور اتلاف حقوق اور بے جا طرفداری سے باز رہیں۔ اور کسی بد صحبت میں نہ بیٹھیں۔" پھر فرمایا۔ "اور چاہیئے۔ کہ کسی مذہب اور کسی قوم اور کسی گروہ کے آدمی کو نقصان رسانی کا ارادہ مت کرو۔ اور ہر ایک کے لئے سچے ناصح ہو۔" مزید فرمایا۔ "اور چاہیئے۔ کہ تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو۔ اور نیک دل اور پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو۔" نیز فرمایا "سو تم ہوشیار ہو جاؤ۔ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ۔" اور فرمایا۔ "چاہیئے۔ کہ تمہارے دل فریب سے پاک اور تمہارے ہاتھ ظلم سے بری اور تمہاری آنکھیں ناپاکی سے منزہ ہوں۔ اور تمہارے اندر بجز راستی اور ہمدردی خلائق کے اور کچھ نہ ہو۔"

(اشتہار ۲۹-۵-۹۸ء الحکم ۲۴-۱۰-۱۵ء جلد ۲)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے۔ کہ ہم حضور کے ارشادات کی پوری پوری تعمیل کر کے بدی سے بچنے اور نیکی کا بلند معیار قائم کرنے میں کامیاب ہوں۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

سعید روحوں سے

سعید روحوں کو ربوہ بلا رہا ہے چلو
خدا کا بندہ خدا کی سنا رہا ہے چلو

سنو! سنو!! آوازِ قم باذن اللہ
مسیح مُردوں کو پھر سے جلا رہا ہی چلو

خمارِ زیست میں بھرتی ہے جو بہشت کے رنگ
مئے طہور وہ سب کو پلا رہا ہے چلو

جو پردے ڈالے ہیں ملاؤں نے رخ دین پر
اک اک کر کے وہ پردے اٹھا رہا ہے چلو

خدا سے بچھڑے ہوؤں کو خدا کے فضل کے ساتھ
خدائے پاک سے وہ پھر ملا رہا ہے چلو

اٹھائے فتنے جو دانشوروں کی دانش نے
وہ اپنے دم سے یہ فتنے بٹھا رہا ہے چلو

اُدھر نہ جاؤ بجاتے ہیں جو نفاق کی بین
ترانہ صلح کا تنویر گا رہا ہے چلو

جلسہ سالانہ کے بعد

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بہت پیاری مثال اکثر دیا کرتے تھے۔ وہ یہ کہ جس طرح قصاب کی دو چھریاں ایک دوسرے کے ساتھ رگڑ کے نتیجہ میں پہلے سے بھی تیز ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح مومنوں کے قلوب میں بھی باہمی ملاقاتوں سے ایک نئی روشنی اور نیا ایمان اور جذبۂ عمل پیدا ہوتا ہے۔ ہمارا سالانہ جلسہ بھی اسی غرض و غایت کا حامل ہے۔ اس مبارک موقع پر مومنین کا اپنے مقدس مرکز میں شاندار اجتماع۔ اپنے محبوب آقا کی ایمان پرور زیارت حضور ایدہ اللہ اور علماء سلسلہ کی حقانی تقاریر۔ مومنین کی باہمی ملاقاتیں۔ یہ سب مواقع اپنے اندر اتنے فوائد اتنی شیرینی اور حلاوت رکھتے ہیں۔ کہ قلم ان کے اظہار کی طاقت نہیں رکھتا۔ لیکن ہمیں غور اس امر پر کرنا ہے۔ کہ کیا صرف یہی نظارے مقصود ہیں۔ یا ان کے پیچھے ایک اور ارفع و اعلیٰ مقصد ہے۔ جس کی خاطر ہمیں شب و روز کی محنت اور مسلسل قربانیوں کی ضرورت ہے۔

میرے کانوں میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے دوسرے دن کی تقریر دلپذیر کا ایک درد بھرا فقرہ ہنوز گونجتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ "تبلیغ کو وسیع کرو" جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے جملہ احباب غور فرمائیں کہ وہ انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی اپنی اپنی جگہ اس فرض سے کس طرح عہدہ برآ ہو سکتے ہیں۔ اگر اس جلسہ سالانہ میں اپنے محبوب امام کی زبانِ مبارک سے نکلا ہوا اور اپنے کانوں سے سنا ہوا یہ درد بھرا فقرہ ہمارے اندر تبلیغ کے لئے ایک تڑپ اور جوش کا عالم پیدا نہیں کرتا۔ تو ہمیں اپنے علاج کی طرف فوری طور پر توجہ کرنی چاہیئے۔ لیکن اگر آپ جلسہ سالانہ کے بعد تبلیغ کا جوش اپنے اندر پہلے سے بھی زیادہ محسوس کرتے ہیں۔ اور پہلے کی نسبت زیادہ آمادہ بہ عمل ہیں۔ تو یقیناً آپ کی سب تکالیف جو آپ نے شمولیت جلسہ کے لئے برداشت کیں۔ آپ کے لئے موجب رحمت ہوں گی۔ اور وہ تمام مصارف جو آپ نے اس تقریب سعید پر کئے۔ کئی گنا زیادہ مقدار میں یہاں یا اگلی زندگی میں آپ کو واپس ہوں گے۔

نیا سال بھی آپ کے لئے ہر شعبۂ حیات میں پیغامِ عمل لے کر آ گیا ہے۔ جلسہ سالانہ کی ساری روئیداد مستحضر کر کے غور فرمایئے کہ "تبلیغ کو وسیع کرو" کا زندگی بخش ارشاد آپ سے سالِ نو میں کن قربانیوں کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور اس کے مقابل پر آپ کے عزائم کیا ہونے چاہئیں۔ میرے نزدیک اگر آپ اپنے محبوب امام کے سال ہائے گذشتہ میں بیان فرمودہ تین ارشادات کی تعمیل ہی اپنے اوپر واجب کر لیں۔ تو حضور کے تازہ ارشاد "تبلیغ کو وسیع کرو" کو عملی جامہ پہنانا نہایت آسان ہو جائے۔ اور وہ یہ ہیں کہ

(۱) ہر شخص کم از کم پندرہ دن سال میں خالصتہً تبلیغ کے لئے وقف کرے۔ (۲) سال میں کم از کم ایک نیا احمدی بنانا ہر احمدی اپنا فرضِ اولین سمجھے۔ (۳) ہر احمدی تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لے۔

(خاکسار شبیر احمد مہتمم تبلیغ مجلس مرکزیہ ربوہ)

مکرم حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب کی وفات پر تعزیت کی قرار دادیں

مکرم و محترم حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ناگہانی وفات پر مندرجہ ذیل جماعتوں اور اداروں نے گہرے رنج اور افسوس کی قرار دادیں پاس کی ہیں۔ اور مرحوم و مغفور کے جملہ لواحقین سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے دعا کی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بلند درجات عطا فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

جماعت احمدیہ راولپنڈی۔ جماعت احمدیہ کراچی۔ جماعت احمدیہ ملتان چھاؤنی۔ جماعت احمدیہ منٹگمری۔ جماعت احمدیہ نوشہرہ۔ مجلس تحریک جدید ربوہ۔ احمدیہ پریس انٹرنیشنل شاخ کراچی۔ فضل عمر ہوسٹل یونین۔

جلسہ سالانہ پر گم شدہ اشیاء

(۱) مورخہ ۲۸-۱۲-۵۲ کو نماز ظہر و عصر ادا کرنے کے بعد میرے بائیں پاؤں کا بائے کا بوٹ (نمبر 5) کسی صاحب سے جلسہ گاہ ربوہ میں تبدیل ہو گیا ہے۔ جو بایاں بوٹ مجھے ملا ہے۔ وہ بڑے سائز کا ہے اور نیا ہے۔ میرا اصل بوٹ پرانا ہے۔ جس صاحب کا ہو۔ وہ بذریعہ پارسل میرے ساتھ بدل لیں۔

سو بیدار نذر حسین سکول آف سگنل راولپنڈی۔

(۲) ۲۹ دسمبر کو ربوہ سے سپیشل ٹرین جو کہ سیالکوٹ جانی تھی۔ اس میں میں اپنی فوجی برانڈی بھول گیا ہوں۔ کیونکہ میں جھمرہ اسٹیشن پر اتر گیا تھا۔ برانڈی ایک احمدی دوست کے پاس تھی۔ اور میں خود باہر کھڑا تھا۔ اترتے وقت میں برانڈی لینا بھول گیا تھا۔ اگر کسی دوست کے پاس وہ کوٹ ہو۔ تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں:۔ حوالدار فیض احمد معرفت چودھری غلام دستگیر میونسپل کمیٹی لائل پور

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

مورخہ ۶ جنوری ۱۹۵۳ء

مُلّا گردی کا انسداد

حکیم مولانا محمد صادق صاحب سیالکوٹی کا ایک مضمون "علماء کے لئے قانون" کے زیرِ عنوان روزنامہ "زمیندار" مورخہ ۵ جنوری ۱۹۵۳ء میں شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ نے حکومت سے خواہش کی ہے کہ وہ ملک کو ملا گردی سے بچانے کے لئے قانون وضع کرے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"حکومت پاکستان کا فرض ہے کہ وہ عامۃ المسلمین کو ملاگردی کے عذاب سے بچائے مذہبی جھگڑوں کو روکنے فتنہ ساز مسائل اور بے سند فتووں کو بند کرنے کے لئے علماء کے لئے قانون سنگین قانون بنائے۔ جس کی رو سے مولویوں واعظوں خطیبوں نقیبوں اور گدی نشینوں کو کڑی ہی سزا دی جائے۔ جو اسلام کے مختلف نعرے لگا کر اپنا الّو سیدھا کریں یا اختراعی اسلام کے جوہڑ سے اسلام کے پیاسوں کی تسکین کا سامان بہم پہنچائیں

ارشاد خداوندی ہوتا ہے۔

اے ایمان والو (ہوشیار رہو) تحقیق بہت سے علماء اور مشائخ لوگوں کے مال کھا جاتے ہیں ساتھ باطل (کے طریقوں کے) اور انہیں اللہ کے راہ (خالص اسلام) سے بھی روکتے ہیں۔

ہم ایک بار پھر حکومت کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ جتنی جلدی ہوسکے پاکستان میں برہمنیت اور ملائیت کا خاتمہ کرنے کے لئے کوئی عاجل قانونی قدم اٹھائے۔"

جہاں ہم حکیم مولانا محمد صادق صاحب کے اس جذبہ کی قدر کرتے ہیں۔ کہ وہ پاکستان میں ایسے مولویوں ملاؤں اور گدی نشینوں کا استیصال چاہتے ہیں۔ جو من گھڑت مسئلے بنا بنا کر ان پڑھ اور بھولے بھالے عوام کو اپنا شکار بناتے ہیں۔ وہاں ہم استیصال کے طریق کار سے جو انہوں نے تجویز کیا ہے۔ ان سے متفق نہیں ہیں۔ جہاں تک ذاتی اعتقادات کا تعلق ہے حکومت براہ راست ان میں دخل نہیں دے سکتی۔ یعنی وہ کوئی ایسی پابندی نہیں لگا سکتی۔ جس کا منشاء یہ ہو کہ فلاں اعتقاد تو قرآن وسنت کے مطابق ہے۔ اس لئے اس کو قانون تسلیم کرتا ہے۔ اور فلاں اعتقاد قرآن وسنت کے خلاف ہے۔ اس لئے حکومت اس کو جبراً روکنے کے لئے قانون بنانے کی مختار ہے کوئی ایسا قانون قرآن کریم کے صریح ارشاد لا اکراہ فی الدین کے منافی ہوگا۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ملاؤں اور پیروں نے ان پڑھ بھولے بھالے عوام کو اپنے من گھڑت مسائل کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔ اور اس سے ملک وقوم کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ مگر اس کا صحیح علاج یہ نہیں ہے۔ کہ ان ملاؤں اور پیروں کو قانون سے روکا جائے۔ بلکہ اس کا صحیح علاج یہ ہے۔ کہ ملک میں صحیح اسلامی تعلیم جو قرآن وسنت کے مطابق ہو پھیلائی جائے۔ اور عوام کو تعلیم یافتہ بنایا جائے۔ یہ کام زیادہ تر ان لوگوں کے کرنے کا ہے جو قرآن و سنت کو سمجھتے ہیں نہ کہ حکومت کا۔ البتہ حکومت عوام کو زیادہ سے زیادہ تعلیم یافتہ بنانے میں ملک وقوم کی مدد کرسکتی ہے۔ تعلیم کے عام ہونے سے جوں جوں جہالت دور ہوتی جائے گی۔ عوام کی ذہنی زنجیریں جن میں ملاؤں اور پیروں نے انہیں جکڑا ہوا ہے۔ خود بخود کٹتی چلی جائیں گی۔ کیونکہ اصل خطرناک چیز عوام کی جہالت ہے نہ کہ ملاؤں اور پیروں کے من گھڑت مسائل۔ جب عوام تعلیم یافتہ ہو جائیں گے۔ تو ملاؤں اور پیروں کا طلسم خود بخود ٹوٹ جائے گا۔ اور ملائیت اور گدی نشین آپ ہی اپنی موت مر جائیں گے۔

اس لئے خطرہ یہ نہیں ہے کہ عوام کے اعتقادات خلاف قرآن وسنت ہیں۔ کیونکہ یہ خطرہ تو تعلیم کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ خود بخود ختم ہوسکتا ہے۔ اور خطرہ یہ ہے کہ ہمارے ملک میں بکثرت ایسے نیم ملّا اور گدی نشین پیر ہیں جو عوام کی جہالت سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ کیونکہ یہاں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ تعلیم جوں جوں بڑھتی ہے توں توں ان پیروں اور گدی نشینوں کا دام تزویر بھی ٹوٹتا چلا جاتا ہے۔ اور وہ دن دور نہیں۔ جب ان کا نام ونشان بھی ملک میں نہیں رہے گا لیکن خطرہ جو ہے وہ اس وقت رونما ہوتا ہے جب یہ ملّا اور پیر سیاسی معاملات میں دخل دینے لگتے ہیں۔ اور محض خوش اعتقادی کی بناء پر اپنے پیرؤوں کی باگ جدھر چاہتے ہیں موڑ دیتے ہیں اور عوام ملکی اور قومی مفاد سے اندھے رہ کر ان ملاؤں اور پیروں کی راہ نمائی قبول کرتے ہیں۔

چھوٹے چھوٹے جاہل ملّا اور پیر مقامی طور پر بے شک اس طرح ملک وقوم کے لئے خطرناک ہیں۔ مگر اصل خطرہ اس وقت رونما ہوتا ہے جب لکھے پڑھے اور عالم کہلانے والے ملّا اپنے من گھڑت خیالات کو قرآن وسنت کا سہارا دے کر اسلام کو بطور ایک خالص سیاسی نظریہ کے پیش کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ اسلامی ریاست کے بنیادی اصول خود بنا کر ان کو سارے ملک پر ٹھونسنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب تک ان کے من گھڑت اصولوں کے مطابق ملکی دستور نہ بنایا جائے گا۔ اس وقت تک کوئی دستور اسلامی دستور ہو ہی نہیں سکتا۔ یہی اکراہ فی الدین ہے۔ جس کی قرآن وسنت نے سختی سے ممانعت فرمائی ہے۔

بات یہ ہے کہ ایک نہیں دس نہیں سو نہیں دس ہزار نہیں۔ دس کروڑ مولوی بھی جن کو قرآن وحدیث پر پورا پورا عبور رکھنے کا دعوےٰ ہو اور جو قرآن کریم کی آیہ یا حدیث کی ایسی تعبیر پر متفق ہوں۔ جس سے ایک واحد شخص بھی دیانت داری سے اختلاف رکھتا ہو تو دس کروڑ مولویوں کو یہ اختیار نہیں ہے۔ کہ وہ اپنی تعبیر اس واحد شخص پر ٹھونس سکیں۔ جو ان سے متفق نہیں ہے۔ ان کے لئے صرف یہی چارہ ہے۔ کہ وہ دلائل سے اس کو قائل کریں۔ نہ کہ جبر سے۔ خواہ وہ جبر ریاست کا ہو یا معاشرہ کا۔ مثلاً پاکستان کے مسلمانوں میں بے شمار عالم کہلانے والے لوگ ہیں جو آیہ انما انا بشر مثلکم کے یہ معنے کرتے ہیں کہ "تحقیق نہیں ہوں میں بشر تمہاری طرح" اور اس معنے کے رو سے وہ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ صرف فوق البشر ہستی ہی سمجھتے ہیں۔ بلکہ خود خدا تعالےٰ سمجھتے ہیں۔ جو بشری صورت میں ظاہر ہوگیا۔ اور تو اور ذرا علامہ اقبال کا ایک مشہور شعر ملاحظہ فرمائیے۔ فرماتے ہیں:-

نگاہ عاشق کی دیکھ لیتی ہے پردۂ میم کو اٹھا کر
دیار یثرب میں آکے بیٹھیں ہزار منہ کو چھپا چھپا کر

یعنی احمد صلے اللہ علیہ وسلم دراصل احد یعنی اللہ تعالےٰ ہے جس نے میم کا پردہ اوڑھ کر ظہور کیا ہے مگر عاشق کی نگاہ بھانپ لیتی ہے۔ خواہ وہ لاکھ اپنا منہ پردۂ میم میں چھپا چھپا کر یثرب میں تشریف لائے۔

بے شک ہمارے نزدیک خود حکیم مولانا محمد صادق کے نزدیک اور ہزاروں دیگر علماء کے نزدیک یہ اعتقاد صریحاً شرک میں داخل ہے۔ مگر کیا دنیا کی کوئی طاقت بریلویوں کو اس اعتقاد سے باز رکھ سکتی ہے۔ اگر کوئی حکومت ایسا قانون بنائے کہ جو مولوی یا پیر یہ اعتقاد رکھے گا یا پھیلائے گا تو اس کو یہ سزا دی جائے گی تو بتائیے اس کے لئے ایسا کرنا جائز ہوگا؟

یہ صرف ایک ہی آیہ کریمہ کا معاملہ نہیں ہے۔ سینکڑوں آیات قرآن کریم ہیں۔ جن کی تعبیر میں مختلف مولویوں اور پیروں کا باہم اختلاف ہے۔ شیعہ فرقہ ہی کو لے لیجئے۔ حالانکہ وہ اسی قرآن کریم کو مانتے ہیں۔ اور اسی رسول ؐ کی سنت پر چلنے کے دعویدار ہیں جن کو اہل سنت مانتے ہیں۔ مگر کتنی آیات قرآن کریم ہیں جن کی تعبیر شیعوں کے نزدیک اہل سنت والجماعت کہلانے والوں کی تعبیر سے بالکل متضاد ہے۔ جہاں اہلسنت کو کچھ بھی نظر نہیں آتا۔ وہاں سے وہ اہل بیت کے فضائل اور حضرت علیؓ کی خلافت بلافصل کے دلائل نکال لیتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ کیا حکومت شیعہ سنی اختلافات کو طاقت سے مٹا سکتی ہے؟ کیا وہ کوئی ایسا قانون بنا سکتی ہے جس سے شیعوں کی تعبیر کو غلط اور سنیوں کی تعبیر کو صحیح یا اس کے بالعکس قرار دیا جاسکے۔ اپنے ہی شہر کے ایک شیعہ اخبار "در نجف" کا اداریہ ملاحظہ فرمائیے لکھتا ہے۔

"بنیادی اصول" کی کمیٹی نے جو سفارشات پیش کی ہیں۔ اس پر طرح طرح کی قیاس آرائیاں شروع ہیں۔ ہم ان پر تفصیلی بحث نہیں کرنا چاہتے البتہ یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ "وہابیوں" کی مخصوص جماعت کی طرف سے (جس کا نام رکھا گیا ہے "جماعت اسلامی") جب سے عام ہینڈبل پوسٹر اشتہارات وغیرہ کے ذریعہ "ہمارا مطالبہ" "اسلامی دستور" شائع ہورہے ہیں۔ پاکستانی عوام میں ایک فضائے تخویف وہراسانی پیدا ہورہی ہے۔ اس لئے کہ سمجھا یہ جا رہا ہے۔ کہ عنقریب پاکستان میں ملّا ازم کا دور دورا آنے والا ہے۔ اور کسی حد تک عوام کا خیال صحیح ہے۔

اگر من جرب المجرب حلت به الندامه درست ہے اور یقیناً درست ہے تو ہر ایک اہل نظر وتدبر کو اوراق تاریخ کے مطالعہ کے بعد "ملّا ازم" کے اقتدار سے خائف رہنا چاہیئے۔ ناظرین پر واضح ہوگا۔ کہ پاکستان کے منصۂ شہود پر آنے سے لے کر آج تک باوجود عدم اقتدار واختیار کے ان ملاؤں نے ایک خیالی وذہنی حکومت قائم کرکے ملک میں افراتفری مچا رکھی ہے؟ اور مختلف العقائد ملّا حکومت کی الاٹمنٹ اپنے اپنے نام کرانے میں کس قدر اضطراب کا اظہار کرتے رہے ہیں"

(در نجف یکم جنوری ۱۹۵۳ء)

حکیم مولانا محمد صادق صاحب سیالکوٹی نے جو ملّا گردی کے استیصال کے متعلق فرمایا ہے وہ بالکل درست ہے۔ ہم اس کی سو فیصدی تائید کرتے ہیں۔ لیکن اس کا استیصال کرنے کے لئے حکومت کو کوئی ایسا قانون بنانے کی ضرورت نہیں جو قرآن وسنت کے مطابق صحیح اعتقادات کی رکھوالی کرے۔ اور قرآن وسنت کے خلاف من گھڑت اعتقادات پھیلانے والوں اور جہلا کی خوش اعتقادی سے ناجائز فائدہ اٹھانے والے جاہل مولویوں اور گدی نشین پیروں کا انسداد کرے۔ کیونکہ تعلیم پھیلانے کے ساتھ ساتھ ایسے لوگ اپنی موت آپ ہی مر جائیں گے۔ البتہ حکومت کا فرض ہے کہ وہ کسی مولوی یا مولویوں کے جمگھٹ کے خیالات کو اسلامی دستور میں بلکہ عام قانون میں دخل اندازی نہ کرنے دے۔ اور ریاست ملکی کو ان سے بالکل پاک رکھے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

شذرات

پاکستان اسلام کے چہرہ پر داغ ہے؟

آزاد لکھتا ہے:۔

"ارباب اقتدار پیٹ بھر کے بھوکے فاقہ کش اور غریب عوام کے مسائل حل کرنا چاہتے ہیں۔ ہمارے ذمہ دار ارباب اقتدار اگر آج بھی کوئی معقول رویہ اختیار کریں۔ تو ہم یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہم دل و جان سے ان سے تعاون بھی کریں گے۔ اور حمایت بھی۔" (آزاد ۱۴ر دسمبر ۱۹۵۲ء)

ایک احراری مولانا نے سہارن پور میں قیام پاکستان سے تین برس پیشتر ایک تقریر کے دوران میں کہا۔

"مجلس احرار یہ واضح کر دینا بھی مناسب سمجھتی ہے کہ کسی علاقہ میں محض مسلمانوں کی اکثریت یا افراد کے ہاتھوں میں حکومت کا آجانا حکومت الٰہیہ کے مترادف نہیں بلکہ ایسی شخصی یا جماعتی حکومتوں نے اسلام کے روئے روشن پر دھبہ لگایا۔ مجلس کسی ایسے تجربے کو دوہرانے کے لئے مسلمانوں کی دین سے بے بہرہ کسی جماعت یا گروہ کے ہاتھ میں حکومت دے کر مطمئن نہیں ہو سکتی۔ اور وہ مسلمانوں سے پر زور درخواست کرتی ہے۔ کہ اپنی نگاہ سے حکومت الٰہیہ کو اوجھل کر کے اسلام کے نام پر الحاد و زندقہ کے فروغ کا موقعہ نہ دیں۔"

(ہمارے فرقہ وارانہ فیصلے کا استدراج)

معلوم ہوا کہ احراری جو روز اول سے پاکستان حکومت کے خلاف باقاعدہ عدم تعاون کی جارحانہ پالیسی پر عمل پیرا ہیں۔ اس کی اصل وجہ موجودہ غذائی صورت نہیں بلکہ ان کا یہ اعتقاد ہے کہ پاکستان اسلام کے چہرہ پر داغ ہے اور الحاد و زندقہ کے فروغ کا باعث۔

اس بیان سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے۔ کہ احراری لیڈروں کا یہ کہنا کہ ہم نے پاکستان کی مخالفت سیاسی لحاظ سے کی تھی مذہبی لحاظ سے نہیں کی۔ سرتاپا غلط اور سفید جھوٹ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ احراری پہلے بھی مذہبی لائنوں پر ہی پاکستان کی مخالفت کیا کرتے تھے۔ اور آج بھی اسی بنا پر مخالفت کر رہے ہیں۔

انگریزی حکومت کا ڈیفنس

آزاد لکھتا ہے:۔

"قوم اور ارباب اقتدار کی طرف سے خدا اور رسول کا نام سنتے سنتے تنگ آگئی ہے۔ قوم پیٹ بھرنے کے لئے روٹی مانگتی ہے۔ تو اسے زبانی کلام اسلام کے اقتصادی نظام کی افادیت کا احساس دلایا جاتا ہے۔ وہ مکمل آزادی کی زندگی گزارنے کے لئے پر تولتی ہے تو اس کے بازو سیفٹی ایکٹ سے کاٹ دیئے جاتے ہیں۔ آج اس قوم کے راہ نماؤں کا دائرہ عمل صرف اسمبلی کے انتخابات جاہ طلبی اور محض لفظی ہنگامہ آرائی ہے۔ ملک و ملت کی صحیح خدمت کا لفظ ان کی ڈکشنری سے حرف غلط کی طرح مٹ گیا ہے۔"

(آزاد ۱۴ر دسمبر ۱۹۵۲ء)

یہی احرار جو پاکستان حکومت پر زبان طعن کرتے اور ہر غلطی اور ہر جرم کا ذمہ وار حکومت کو قرار دے رہے ہیں۔ برطانوی عہد حکومت میں انگریزی حکومت کا ڈیفنس کرتے ہوئے مشورہ دیا کرتے تھے۔ کہ

"ہمارا عام وطیرہ یہی رہا ہے کہ ہم نے اپنی ہر کمزوری ہر خامی اور ہر مصیبت کا باعث غیر ملکی حکومت کو سمجھا ہمیں ہر الزام کو حکومت کے سر تھوپ کر بیٹھ جانا فائدہ نہیں دے سکتا۔"

(ہمارے فرقہ وارانہ فیصلے کا استدراج صفحہ ۱۹)

شیعہ اصحاب کی خدمت میں

ہمارے سامنے اس وقت لاہور کے سنی اخبار کا ایک پرچہ ہے۔ جس میں شیعہ اصحاب کی طرف سے قرآن مجید کے شائع کردہ ترجمہ مقبول کی مندرجہ ذیل عبارت درج کی ہے۔

"مطلب یہ ہے کہ یہ تمہارے لئے کوئی نئی بات نہیں ہے۔ بلکہ تم سے پہلے بھی جو رسول اور نبی اور محدث گزرے ہیں۔ ان میں سے کسی نے آرزو کی تو شیطان نے ان کی آرزو میں کوئی نہ کوئی اڑنگا لگا ہی دیا۔ جیسے یہاں اس نے اپنے دونوں ایجنٹ ابوبکر و عمر بھیج دیئے۔" (ترجمہ مقبول صفحہ ۶۷۴)

انا للہ وانا الیہ راجعون

یہ دلخراش الفاظ ہم نے ترجمہ مذکور سے خود نہیں پڑھے۔ اس لئے نہیں کہہ سکتے کہ اصل کتاب میں موجود بھی ہیں یا نہیں۔ اور اگر موجود ہیں۔ تو کس شکل میں۔ لیکن اگر ان میں ذرہ بھر صداقت موجود ہے تو ہمارے شیعہ بھائیوں کو اس پر ماتم کرنا چاہیئے۔ کیونکہ حضرت امام جعفر صادق کا صریح ارشاد ہے

"ھما امامان عادلان قاسطان کانا علی الحق وماتا علیہ فعلیھما رحمۃ اللہ الی یوم القیامۃ"

(رسالہ اولہ نقیہ فی ثبوت تقیہ)

(حضرت ابوبکر و عمر دونوں) **عادل انصاف پرور اور حق پرست امام تھے۔ وہ حق پر جیئے اور حق پر ہی ان کی وفات ہوئی اور قیامت کے دن تک ان پر خدا تعالیٰ کی رحمت ہوگی**

حضرت علی و حسنین علیہم السلام کو حضرت ابوبکر و عمر سے جس درجہ محبت و الفت تھی۔ اس کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگ سکتا ہے۔ کہ انہوں نے **اپنے جگر گوشوں کا نام ابوبکر و عمر رکھا تھا۔** (جلاء العیون مطبوعہ ایران صفحہ ۲۱۴ فہرست شہدا کربلا)

ہم شیعہ اصحاب کی خدمت میں خدا کے نام پر دردمندانہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ

۔ حضرت امام جعفر صادق کے ارشاد پر غور کریں اور

۔ حضرت علیؓ و حسنینؓ کے طرز عمل کو دیکھیں اور پھر سوچیں کہ وہ ۔۔۔ ابوبکر صدیقؓ۔ فاروق اعظمؓ کی مخالفت میں حضرت علیؓ حسنینؓ اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے خلاف تو سر گرم نہیں ہو رہے ہیں؟

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے کیا خوب فرمایا ہے

ویثنی علی الصدیق رب مھیمن
فما انت یا مسکین ان کنت تزدری
ولو کان ھذا الرجل رجلا منافقا
فمن للنبی المصطفیٰ من محزر
وشابھہ الفاروق فی کل خطۃ
وساس البرایا کالملیک المدبر
نواھا لہ ولسعیہ ولجھدہ
وکان لدین محمد خیر مغفر

ترجمہ۔ خدا تو صدیق کی مدح و ثنا کرتا ہے بجائے مسکین تو آپ کی عیب چینی کرتا ہے تو چیز ہی کیا ہے۔ اور اگر یہ جوان بھی منافق تھا تو پھر **محمد مصطفیٰ کا کون مددگار تھا؟**

حضرت فاروق بھی ہر طرح آپ کے مثل و مشابہ تھے۔ اور آپ نے ایک مدبر بادشاہ کی طرح رعیت کی تدبیر کی تھی۔ آپ کے وجود اور آپ کی سعی و کوشش پر آفرین۔ آپ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کی ایک عمدہ خود تھے۔

بغدادی چور

قندیل کے "تماشائی" صاحب مولانا عبدالحامد صاحب بدایونی کی تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"مولانا حامد بدایونی کا نام سن رکھا تھا۔ مگر تقریر سننے کا موقعہ کہیں نہ ملا تھا اس مرتبہ جو انہیں اس تقریب سعید پر سننے کا شرف حاصل ہوا۔ تو طبیعت پر سخت بوجھ پڑا

اے طبل بلند بانگ در درون ہیچ

کیا ہمارے مولوی جو علماء کہلاتے ہیں اس قسم کے ہی ہیں۔ یہ تو میں نہیں جانتا کہ سرکاری مولوی کون ہے اور غیر سرکاری کون **بہرحال یہ مولانا اسٹیج کے لئے بڑے موزوں ہیں اور بڑے کامیاب اداکار بن سکتے ہیں۔ خاصکر اگر بغدادی چور کی قسم کی فلموں میں انہیں کوئی مودبانہ کیریکٹر دیا جائے** آپ کا تخاطب زیادہ تر گورنر پنجاب کی طرف تھا باوجودیکہ دوران تقریر میں آپ کو ہدایت بھی کر دی گئی۔ کہ مائیکروفون کا رخ دوسری طرف ہے۔ لیکن اصرار کی یہ حد کہ رخ پر ریش ادھر ہی مڑا رہا۔ نہ معلوم کیا تلاش تھی اور ملی بھی کہ نہیں"۔ (قندیل ۲۱ر دسمبر ۱۹۵۲ء)

کیا ہم امید کریں کہ مولانا عبدالحامد اور ان کی قماش کے دیگر علماء کرام سٹیج پر تشریف لا کر "رسوائے عالم" حرکات سے اجتناب کریں گے؟ اور پبلک سے خطاب کرتے وقت متانت، سنجیدگی اور اسلامی اخلاق کا ثبوت دیں گے؟

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ میں مختلف اہم مسائل کے متعلق علماء سلسلہ کی بصیرت افروز تقاریر

کارروائی ۲۷ دسمبر سنہ ۱۹۵۲ء اجلاس اوّل

مرتبہ:- شیخ محمد احمد پانی پتی

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز مورخہ ۲۷ دسمبر کو پہلے اجلاس کی کارروائی زیر صدارت جناب چوہدری عبد اللہ خانصاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی صبح نو بجے شروع ہوئی۔

تقریر صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب

تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد جناب مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور نے "سود اور انشورنس" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

آپ نے کہا۔ انشورنس جسے غلطی سے بیمہ کہا جاتا ہے۔ اسلامی اصطلاح تقدیم اور نفس کا دوسرا نام ہے۔ یہ چیز نہ صرف یہ کہ جائز ہی نہیں۔ بلکہ مستحب اور ضروری بھی ہے۔ اشیاء دو قسم کی ہیں (۱) حرام (۲) حلال۔ لیکن بعض صورتوں میں حرام حلال اور حلال حرام بن جاتا ہے۔ مثلاً سؤر کا گوشت حرام ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص بھوک سے مر رہا ہو اور کوئی دوسری چیز کھانے کے لئے اس کے پاس نہ ہو تو اس کو کھانا جائز ہو جائے گا۔ اسی طرح بکرے کا گوشت حلال ہے۔ لیکن اگر بکرا غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے تو وہ حرام ہو جائے گا۔ یہی حال انشورنس کا بھی ہے۔ انشورنس فی نفسہ جائز ہے لیکن جس شکل میں یہ ہمارے سامنے آتی ہے۔ اس صورت میں یہ جائز نہیں ہے۔

انشورنس کسے کہتے ہیں

قبل اسکے کہ میں انشورنس کے جائز یا ناجائز ہو جانے کے متعلق تفصیلی بحث کروں۔ یہ بتا دیتا ہوں کہ انشورنس ہوتی کیا ہے۔ انشورنس کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ایک حصہ کا تعلق نقدی کے ساتھ ہے اور ایک کا اشیاء کے ساتھ

انشورنس کی پہلی قسم

اول میں پہلے حصہ کو لیتا ہوں۔ آجکل سات چیزوں کے متعلق انشورنس کیا جاتا ہے

(۱) بیکاری مثلاً مزدور اپنی آمدنی کا کچھ حصہ انشورنس کمپنیوں کو دیدیتے ہیں اور ان سے یہ معاہدہ ہوتا ہے کہ اگر کسی وجہ سے یہ لوگ بیکار ہو جائیں تو ہر ہفتہ ان کو کمپنیوں کی طرف سے کچھ رقم ادا کی جائے گی (۲) بیماری کے متعلق یعنی اگر ہم بیمار ہو گئے تو علاج معالجہ کے لئے کمپنی اتنی رقم ہم کو ادا کرے گی۔

(۳) یتیموں کے متعلق۔ مثلاً کوئی شخص اپنی ماہوار آمدنی کا کچھ حصہ انشورنس کمپنی کے پاس جمع کرا دیتا ہے اور کہہ دیتا ہے کہ اگر میں مر جاؤں تو اتنا روپیہ میرے بچوں کو دیدیا جائے تاکہ وہ در در بھیک نہ مانگتے پھریں (۴) بیواؤں کے متعلق اس کی صورت بھی وہی ہے جو یتیموں کے متعلق انشورنس کی ہے۔ (۵) پیدائش کے متعلق (۶) تجہیز و تکفین کے متعلق مثلاً کچھ رقم دے کر کمپنی سے یہ معاہدہ کر لیا جاتا ہے۔ کہ ان کے مرنے کے بعد وارثوں کو اتنی رقم تجہیز و تکفین کے لئے دے دی جائے تا ورثا کو کسی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے (۷) پنشن کے لئے انشورنس یعنی ہر ماہ کمپنی کو مقررہ رقم ادا کر دی جاتی ہے اور یہ معاہدہ کر لیا جاتا ہے کہ اتنی عمر کے بعد ہر ماہ اتنی رقم کمپنی ہمیں ادا کرے۔

انشورنس کی دوسری قسم

جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ انشورنس کی دوسری قسم وہ ہوتی ہے۔ جو اشیاء کے ساتھ تعلق رکھتی ہے یہ انشورنس حادثات کے متعلق کرائی جاتی ہے۔ مثلاً کچھ رقم ہر ماہ دے کر یہ معاہدہ کیا جاتا ہے۔ کہ مثلاً ہماری دوکان یا مکان کو آگ لگ گئی یا موٹر کو کوئی حادثہ پیش آگیا۔ تو اتنی رقم کمپنی ہمیں ادا کرے گی۔

خدا تعالےٰ نے تقدیم للانفس کا حکم دیا ہے

ہم نے انشورنس کا نام تقدیم للانفس رکھا ہے یعنی اپنے۔ لئے پہلے سے انتظام کرکے رکھنا تا بعد میں کسی تکلیف یا دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے یہ چیز جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا ہے نہ صرف جائز بلکہ ضروری بھی ہے۔ لیکن ایسا کرتے وقت یہ دیکھ لینا ضروری ہے کہ کہیں اس میں سود اور قماربازی کا پہلو تو نہیں ہے۔ خود قرآن کریم نے ہمیں اس امر کا حکم دیا ہے کہ مستقبل کے لئے پہلے سے انتظام کرتے رہو۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ یاایہا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد واتقوا اللہ۔ ان اللہ خبیر بما تعملون (الحشر)

اس آیت میں خدا تعالےٰ نے مومنوں کو فرمایا ہے کہ اپنے مستقبل کی بہتری اور بھلائی کا پہلے سے ہی انتظام کرتے رہو۔ لیکن ایسا کرتے ہوئے ان راہوں کو اختیار نہ کر لینا جو سود اور قماربازی کی راہیں ہیں بلکہ جو انتظام کرو۔ اس میں ہر وقت تقوےٰ کو اپنے ملحوظ خاطر رکھو اور ناجائز کاموں سے ہر وقت بچتے رہو۔

اسی طرح حدیث میں بھی آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اچھا ہے۔ کہ انسان اپنے بچوں کو کھاتا پیتا چھوڑ کر جائے یا یہ کہ اس کے بعد گلیوں میں بھیک مانگتے پھریں سو اگر مختلف افراد یا کمپنیوں کی طرف سے ایسا انتظام کیا جائے کہ انسان کو اپنی آخری عمر میں یا اسکے بعد اس کے بیوی بچوں کو روپے پیسے کی وجہ سے تکلیف نہ ہو۔ اور وہ آرام سے اپنی زندگی گزار سکیں۔ تو اس میں کسی قسم کا ہرج نہیں ہے بلکہ قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں ایسا کرنے کا ہر مومن کو حکم دیا گیا ہے۔ لیکن اولین شرط یہی ہے کہ ایسا انتظام سود اور قماربازی کی راہوں سے بالکل الگ ہونا چاہیئے

کیا انشورنس کی موجودہ صورتیں جائز ہیں

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ آیا انشورنس کی جو صورتیں آج کل رائج ہیں۔ کیا وہ سود اور قماربازی کے عنصر سے علیحدہ ہیں یا نہیں۔ سو اس کے متعلق جاننا چاہیئے کہ آجکل انشورنس کا کام تین ذریعوں سے کیا جاتا ہے۔

حکومت کی طرف سے یہ انتظام پنشن اور پراویڈنٹ فنڈ کی صورت میں کیا جاتا ہے اس کو سودی کاروبار نہیں کہا جاسکتا۔ کیونکہ پنشن اور پراویڈنٹ فنڈ انعام کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ حکومت کہتی ہے کہ چونکہ ان لوگوں نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ ہماری خدمت میں گزارا ہے اب یہ بوڑھے ہو چکے ہیں۔ اس لئے ہم ان کو تنخواہ کے علاوہ اتنا روپیہ یکمشت یا ہر ماہ کچھ روپیہ بطور انعام کے ان کو دیتے رہیں گے تا یہ اپنی زندگی کا بقیہ حصہ آرام و اطمینان سے گزار سکیں یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ حق الخدمت کے علاوہ اگر کچھ زائد روپیہ بطور انعام کے دیا جائے تو اسے سودی روپیہ نہیں کہا جاسکا۔ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ آپ ہر قرضخواہ کو جب اس کا قرضہ ادا کیا کرتے تو ساتھ ہی کچھ زائد روپیہ بھی دیا کرتے تھے۔ جو بطور احسان کے ہوتا تھا۔

(۲) ایک قسم کی انشورنس تعاونی کمیٹیاں کرتی ہیں جو سرمایہ کے لحاظ سے بہت کم ہوتی ہیں۔ ان میں بھی کسی حد تک سود اور قماربازی آگئی ہے۔

(۳) انشورنس کا بڑا کاروبار انشورنس کی لمیٹڈ کمپنیاں کرتی ہیں۔ جن کا سارا کاروبار سود اور قماربازی پر مبنی ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایک دوست نے سوال پوچھا۔ کہ آیا بیمہ جائز ہے یا نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جواب میں فرمایا "زندگی کا بیمہ جس طرح رائج ہے اور سنا جاتا ہے۔ اس کے جائز ہونے کی ہم کوئی صورت نہیں دیکھتے"

البدر ۱۹ اپریل سنہ ۱۹۰۱ء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس وجہ سے لمیٹڈ کمپنیوں کے بیمہ کو ناجائز قرار دیا ہے اس کی وجہ وہی سود اور قماربازی ہے۔ جو ان کمپنیوں میں رائج ہے۔ لیکن اگر سود اور قماربازی سے ان کو علیحدہ کر لیا جائے۔ تو ایسی انشورنس جائز ہو جائے گی۔ (باقی صفحہ ۶ پر دیکھیں)

موصیوں کیلئے ضروری اعلان

جن موصیوں کی طرف سے سنہ ۵۲-۵۱ کی آمد کا فارم موصول ہوتا جارہا ہے۔ ان کو سالانہ حساب بھیجا جارہا ہے۔ جو لوگ بقایا دار ہوں۔ ان کو چاہیئے کہ بقایا بہت جلد ارسال فرما دیں یا اپنی معذوری ظاہر کرکے بقایا کی ادائیگی کے لئے قسط تجویز کرکے مجلس کار پرداز کی منظوری حاصل کرلیں۔ کیونکہ صدر انجمن کا یہ قاعدہ ہے کہ جس موصی کے ذمہ چھ ماہ یا اس سے زیادہ بقایا ہو اس کی وصیت منسوخ کر دی جاوے ادائیگی بقایا کو کسی اور وقت پر ملتوی نہ رکھا جائے۔ مرکز کو روپے کی فوری ضرورت ہے۔

(۲) بجٹ آمد کا پر کرنا ہر موصی کے لئے صدر انجمن نے لازمی قرار دیا ہے۔ اور یہ فارم سال گزر جانے کے بعد پر کرایا جاتا ہے۔ اسلئے ہر موصی کو اپنی آمد کا حساب رکھنا چاہیئے۔ تاکہ سال کے گزرنے کے بعد اپنی آمد آسانی سے فارم پر درج کرسکیں۔ اس لئے ہم نے ایک کارڈ بھی چھپوایا ہے۔ جس پر موصی اپنے چندہ کا حساب رکھ سکتا ہے۔ یہ کارڈ دفتر سے مفت دیا جاتا ہے۔ ہم نے کوشش تو کی ہے۔ کہ یہ کارڈ ہر ایک موصی کو پہنچا دیا جائے۔ اگر کسی کو نہ ملا ہو تو دفتر ہذا سے منگوا لیا جائے۔

(سیکرٹری مجلس کار پرداز۔ ربوہ)

تقریر سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے بعد مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ التبلیغ نے "اسلامی معاشرہ کا نظام یا ضابطۂ حیات" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

اسلامی معاشرہ کا نظام

آپ نے بتایا کہ لفظ معاشرہ کے معنی ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہنے کے ہیں۔ بنی نوع انسان کے تعلقات کو موٹے موٹے تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے (۱) ایک فرد کا کسی دوسرے فرد سے تعلق یا کسی ایک فرد کا کسی جماعت سے تعلق یا ایک جماعت کا دوسری جماعتوں سے تعلق
اسلامی معاشرہ کا نظام بنی نوع انسان کے تعلقات پر من حیث الافراد اور من حیث الجماعت اپنی تفصیلات میں ایسا حاوی و ساری ہے کہ اگر اسے کامل ضابطۂ حیات کا نام دیا جائے۔ تو اس میں ذرہ بھر مبالغہ نہ ہوگا۔

اسلام کے نزدیک کوئی معاشرہ درست نہیں ہو سکتا۔ تاوقتیکہ اس کے افراد میں اپنے تئیں استوار قائم رکھنے کی پوری پوری صلاحیت موجود نہ ہو۔ اسی وقت افراد اسلامی معاشرہ کا مفید حصہ بن سکتے ہیں جب وہ افراد صالح ہوں پاکیزہ صفات ہوں نفس امارہ کے ہوا و ہوس سے بکلی آزاد ہوں۔ اس اہم شرط کے بغیر ممکن ہی نہیں کہ کوئی معاشرہ اسلامی معاشرہ کہلانے کا مستحق ہو

آج حکومتیں اعلیٰ درجہ کی سوسائٹیاں قائم کرنے میں پورا زور صرف کرنے کے باوجود ناکام ہیں۔ ان کی اس ناکامی کا اصل سبب یہ ہے۔ کہ ان کی قائم کردہ تعلیمی اور تربیتی اداروں میں افراد کی پاکیزہ تربیت کی طرف قطعاً توجہ نہیں طلباء کے نفسوں میں پاکیزہ صفات۔ پاکیزہ اخلاق کی قابلیت کا پیدا کرنا اس کے لائحہ تعلیم و تدریس کا حصہ نہیں۔ اگر ہے تو زیادہ سے زیادہ صرف اسی قدر جو اپنے ساتھ ذہنی تعیش کا سامان رکھتا ہے جس کا تعلق عملی زندگی سے نہیں۔

اسلامی معاشرہ کی استواری کی بنیاد اور ضابطۂ حیات کی تنفیذی قوت کا راز صرف اس ایک امر میں ہے۔ کہ انسان کے دل کا تعلق اللہ تعالیٰ سے قائم کیا جائے اسی ایک امر سے اسلامی ضابطۂ احکام کے جاری کرنے کی وہ تنفیذی قوت پیدا ہو جاتی ہے جو کہ انسانوں کے بنائے ہوئے ادارہ جات سے کبھی حاصل نہیں ہو سکتی۔

اسلامی معاشرہ کی طبقاتی تقسیم

اب میں انسانی ہیئت اجتماعیہ کی اس تقسیم کو لیتا ہوں۔ جو قرآن مجید نے اپنی قانون سازی میں اور تنفیذ کے لحاظ سے کی ہے۔ یہ تقسیم حسب ذیل ہے۔

(۱) مسلم (۲) ذمی (۳) مستامن (۴) عہدی یا معاہد (۵) حربی

(۱) **مسلم** اس کی تعریف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمائی ہے۔ من صلّی صلٰوتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذالک المسلم الذی لہ ذمۃ اللّٰہ و ذمۃ رسولہ فلا تخفروا اللّٰہ فی ذمتہ (بخاری کتاب الایمان)

(۲) **ذمی** جس کے معنی ہیں۔ جس کی حفاظت کا ذمہ لیا گیا ہو۔ یہ وہ فرد ہے جو دین اسلام کو تو قبول نہیں کرتا لیکن وہ اسلامی حکومت کے اندر رہنے کو ترجیح دیتا ہے۔ اسلامی نظام معاشرت ذمی کے حقوق کی حفاظت کو اسی طرح ضروری قرار دیتا ہے۔ جس طرح کہ اس معاشرہ میں رہنے والے مسلم افراد کی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ من اذی ذمیا فقد اذانی۔ جس نے کسی ذمی کو تکلیف دی۔ اس نے در اصل مجھے تکلیف دی۔

(۳) **مستامن**:۔ تیسرا طبقہ اسلامی معاشرہ کے دائرہ میں مستامن کہلاتا ہے۔ جس کے معنی ہیں امن طلب کرنے والا قرآن شریف میں آتا ہے۔ وان احد من المشرکین استجارک فاجرہ حتی یسمع کلام اللّٰہ ثم ابلغہ مامنہ۔ ذالک بانھم قوم لا یعقلون (سورۃ توبہ)

اس آیت سے ظاہر ہے۔ کہ ایک اجنبی شخص اگر اسلامی ملک میں آنا چاہتا ہے۔ تو اسلامی ضابطۂ معاشرت یہ ہدایت دیتا ہے۔ کہ اسے آنے دیا جائے اور اس کے لئے امن کی فضا پیدا کی جائے۔ اور موقع دیا جائے۔ کہ وہ اسلام کو سمجھے۔ اور مسلمانوں کی بود و باش اور عملی زندگی کا مشاہدہ کرے۔ اور اگر وہ اپنے وطن کو لوٹنا چاہتا ہے۔ تو اسلامی ضابطۂ معاشرت کی رو سے مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس کو سہولت بہم پہنچائی جائے اور کوئی روک نہ پیدا کی جائے۔

(۴) **عہدی** اسلامی ضابطۂ معاشرت اور اس کی تنفیذ کے لحاظ سے چوتھے طبقہ کا نام عہدی یا معاہد رکھا گیا ہے قرآن مجید اس کے متعلق فرماتا ہے۔ الا الذین عاھدتم من المشرکین ثم لم ینقصوکم شیئا ولم یظاھروا علیکم احدا فاتموا الیھم عھدھم الی مدتھم۔ ان اللّٰہ یحب المتقین۔ یعنی اعلان قطع تعلق اور جنگ سے ان مشرکین کو مستثنیٰ کیا جاتا ہے۔ جن کے ساتھ تمہارا معاہدہ ہے۔ اور جنہوں نے معاہدہ برقرار رکھنے میں تم سے کوئی کمی نہیں کی اور نہ تمہارے خلاف دشمن کی مدد کی ہے ایسوں سے اپنے معاہدات کو مقررہ عرصہ تک پورا کرو۔ اللہ تعالیٰ یقیناً متقیوں سے محبت رکھتا ہے۔

اس اصولی ہدایت کے علاوہ معاہدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کے بارے میں اور بھی ہدایات پائی جاتی ہیں۔

(۵) **حربی** طبقاتی تقسیم کی رو سے حربی پانچواں طبقہ ہے جس کو برسرپیکار ہونے کی وجہ سے حربی یعنی اہل جنگ کا نام دیا گیا ہے معاشرہ اسلامیہ کے ضابطہ کی رو سے حربیوں کے ساتھ بھی لڑائی صرف اس صورت میں جائز قرار دی گئی ہے۔ جب کہ پہلے علی الاعلان انہیں آگاہ کر دیا جائے۔ کہ اب ہمارے اور تمہارے تعلقات منقطع ہو چکے ہیں سوائے لڑائی کے اور کوئی صورت دفاع ظلم موجود نہیں۔

خلاصہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اسلامی معاشرہ کی بنیاد نہایت وسیع رو پر قائم کی ہے۔ نظام معاشرت اور اس کی تنفیذ کے اعتبار سے مجمع بشری کی مندرجہ بالا جو تقسیم پانچ طبقوں میں کی ہے۔ اس تقسیم سے ہی اسلامی ضابطۂ معاشرت کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے کہ وہ یونہی متفرق بے جوڑ احکام کا مجموعہ نہیں۔ بلکہ ایک منظم اور مفصل ضابطۂ حیات ہے۔ جس میں مجتمع بشری کے کسی طبقہ کو بھی نظر انداز نہیں کیا گیا۔ بلکہ جیسے افراد کے لئے ایسا ہی ہر طبقہ کے لئے واضح شریعت اور واضح طریق عمل تجویز کیا گیا ہے۔

اسلامی معاشرت کے بنیادی اصول

جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے۔ اسلامی معاشرت کا پہلا اور اہم اصل افراد کے تزکیہ نفس سے تعلق رکھتا ہے۔ دوسرا اہم نظریہ **مساوات** سے تعلق رکھتا ہے فرماتا ہے۔ یایھا الناس انا خلقنٰکم من ذکر و انثٰی وجعلنٰکم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللّٰہ اتقٰکم۔ ان اللّٰہ علیم خبیر۔

اس آیت میں ایک دوسرے کے ساتھ ہمارے سلوک کا معیار یہ نہیں بتایا گیا۔ کہ کوئی سید ہے یا مغل پٹھان ہے یا راجپوت۔ کالا ہے یا گورا۔ حاکم ہے یا محکوم۔ آقا ہے یا غلام۔ سرمایہ دار ہے یا مزدور۔ بلکہ تقویٰ شعاری کو اصل معیار قرار دیا گیا ہے۔ جس کی بنا پر ہمیں اپنے تعلقات کا موازنہ کرنا ہے۔

اسلامی معاشرہ میں ایک دوسرے کے ساتھ سلوک کی بنا جنسی طبقات یا مال و دولت کی بہتات و قلت پر نہیں۔ بلکہ تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔ تزکیہ نفس اور تقویٰ جیسے افراد کے لئے ضروری ہے۔ اسی طرح انسانی سوسائٹی کے مختلف طبقات کے لئے بھی یہی تقویٰ اصل معیار فضیلت قرار دیا گیا ہے

اسی طرح اسلام نے جہاں اپنے معاشرہ کی بنیاد کو مساوات پر قائم کیا ہے وہاں افراد اور مختلف طبقات کے لئے مذہبی آزادی کے حق کا اعتراف بھی کیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی فمن یکفر بالطاغوت و یؤمن باللّٰہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقٰی لا انفصام لھا واللّٰہ سمیع علیم۔

لیکن جہاں اسلام پر اہل مذہب کو اپنے عقیدہ اور عمل کے بارے میں آزادی دیتا ہے وہاں انہیں ایسی آزادی نہیں دیتا۔ جو امن عامہ کو برباد کرنے والی ہو بلکہ ہر مذہب کے لوگوں کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ صحیح رنگ میں اپنے دین پر قائم ہوں نیکی بجا لائیں اور بدی سے نفرت کریں۔

چوتھا رکن مساوات و آزادی کے تعلق میں ایک چوتھا اہم رکن بھی ہے جس پر اسلامی معاشرہ کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ یہ رکن افراد و طبقات کے درمیان اقتصادی توازن قائم رکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

اسلامی ضابطۂ معاشرت کی رو سے افراد اس لحاظ سے آزاد ہیں۔ کہ وہ اپنی عقل۔ طاقت اور وسائل کسب سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جس قدر دولت چاہیں کمائیں۔ سوائے اس کے کہ یہ خدا تعالیٰ سے غافل کر دے۔ نیز کمانے والے کو حاصل کردہ مال کا مستحق اور مالک قرار دیا گیا ہے۔

لیکن اس آزادی کے پہلو بہ پہلو مال کے خرچ پر چند ایک پابندیاں افراد پر اس غرض سے حتماً عائد کی گئی ہیں۔ تا معاشرہ کا اقتصادی توازن قائم رہے چنانچہ اسلامی معاشرہ میں کسی مسلمان فرد کے لئے جائز نہیں۔ کہ وہ دولت کمانے کے بعد اسے جمع رکھے۔ اس کے لئے اس نے اپنے ضابطۂ معاشرت میں ورثہ اور زکوٰۃ کے ذریعہ سے اموال کو تقسیم در تقسیم کرنے کا ایک مستقل نظام قائم کیا ہے۔ جس کی پابندی افراد کے لئے ایسی ہی ضروری ہے۔ جیسے فریضۂ نماز اور روزہ کی۔

معاشرہ کا اقتصادی توازن قائم رکھنے کے لئے اسلام نے اپنے نظام میں مالی معاملات میں لین دین اور تجارت و صنعت و حرفت کے کاروبار میں سود اور جوے کو بھی حرام قرار دیا ہے۔

اس مبارک نظام کے نتائج تمام اقوام عالم نے مشاہدہ کئے۔ اور اس کی برکات سے صدیوں فائدہ اٹھایا خدا تعالیٰ ہمیں بھی اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مکرم محترم جناب شاہ صاحب کی تقریر کا یہ خلاصہ تھا جو پیش کیا گیا مفصل تقریر عنقریب نظر ثانی کے بعد کتابی صورت میں شائع ہو جائے گی۔ انشاء اللہ

تقریر ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم

جناب شاہ صاحب کی تقریر کے بعد مکرم ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم بی اے ایل ایل بی وکیل گجرات نے "احمدیت کے خلاف اعتراضات کا جواب" کے موضوع پر تقریر کی آپ نے بتایا کہ احمدیت کے خلاف اعتراضات کی نوعیت وہ نہیں ہے۔ جو آج سے پانچ دس برس پہلے تھی پہلے اعتراضات علمی رنگ کے ہوتے تھے۔ اپنے اعتراض کی تائید میں قرآن مجید اور احادیث پیش کی جاتی تھیں۔ لیکن آج کل کے موجودہ فتنے میں اعتراضات کا رنگ بدل گیا ہے۔ آج نہ قرآن شریف کی آیات پیش کی جاتی ہیں۔ نہ بزرگوں کے اقوال پیش کئے جاتے ہیں۔ بلکہ ان اعتراضات کو سیاسی اعتراض کہنا چاہیئے۔ کیونکہ ایسے اعتراضات کرنے والا گروہ مذہبی گروہ نہیں ہے۔ بلکہ سیاسی کارکنوں کا شکست خوردہ گروہ ہے۔ جو اپنا اقتدار دوبارہ قائم کرنے کے لئے ہر قسم کے جائز و ناجائز حربوں سے کام لے رہا ہے۔ ان کے اعتراض بھی مذہبی نہیں بلکہ سیاسی ہوتے ہیں۔ اور بعض دفعہ اہل علم طبقہ بھی ان سے متاثر ہو جاتا ہے۔

کیا احمدی حضرت مرزا صاحب کا کلمہ پڑھتے ہیں؟

ایک اعتراض وہ یہ کرتے ہیں۔ کہ احمدی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ نہیں پڑھتے۔ بلکہ مرزا غلام احمد (علیہ السلام) کا کلمہ پڑھتے ہیں۔ اور اس کی سند میں وہ "ایک غلطی کے ازالہ" کے ایک الہام کو پیش کرتے ہیں۔ اس کے جواب میں ہم کہتے ہیں۔ کہ یہ بات ۱۹۵۱ء میں ان لوگوں نے نکالی ہے۔ احمدیت ۶۰ سال سے قائم ہے۔ بڑے بڑے مخالف گذر چکے ہیں لیکن کسی شخص نے بھی یہ اعتراض نہیں کیا۔

دوسرا ثبوت یہ ہے۔ کہ ہم خدا کی قسم کھا کر ہزارہا

انسانوں اور صحابہ مسیح موعودؑ کے سامنے کہتے ہیں کہ جب ہم کلمہ پڑھتے ہیں۔ تو اس سے مراد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہوتے ہیں۔ جن پر قرآن شریف نازل ہؤا۔ جو عرب میں مبعوث ہوئے جن کی والدہ کا نام آمنہ اور والد کا نام عبد اللہ تھا۔ اسی طرح احراری بھی موکد بعذاب قسم کھائیں۔ کہ احمدی جو کلمہ پڑھتے ہیں۔ وہ مرزا صاحب کا کلمہ پڑھتے ہیں۔

باقی رہا "ایک غلطی کے ازالہ" کی عبارت کو سند میں پیش کرنا تو اس کے متعلق یہ عرض ہے۔ کہ ہم تو حضرت مرزا صاحب کو ظلی طور پر ایسا کہتے ہیں۔ لیکن ان لوگوں کے خیال میں جو مہدی آئے گا۔ اس کا نام بھی محمد ہو گا۔ اس کی والدہ کا نام آمنہ اور باپ کا نام عبد اللہ ہو گا۔ سو جب امام مہدی آئے گا۔ اس پر ایمان لانے والوں کو اس زمانہ کے احراری صفت لوگ یہی کہیں گے۔ کہ یہ لوگ جب محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں۔ تو اس سے مراد امام مہدی لیتے ہیں۔

انگریزوں کی خوشامد کا اعتراض

اس کے بعد آپ نے اس اعتراض کا جواب دیا۔ کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انگریزوں کی خوشامد کی تھی۔ آپ نے کہا۔ کہ خوشامد اس جھوٹی تعریف کو کہتے ہیں۔ جو کسی نفع کے حصول کے لئے کی جائے۔ لیکن حضرت مرزا صاحب نے انگریزوں کے متعلق صرف یہی کہا ہے۔ کہ انہوں نے مذہبی آزادی دے رکھی ہے۔ یہ کوئی جھوٹی تعریف نہیں تھی۔ بلکہ یہی برحقیقت بات تھی۔ تو اس پر اعتراض کیسا پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انگریزوں کی تعریف کر کے کسی قسم کا بھی نفع حاصل نہیں کیا۔ نہ کوئی خطاب نہ کوئی جاگیر۔ نہ کوئی انعام۔ تو پھر آپ پر خوشامد کا الزام کس طرح عائد کیا جا سکتا ہے۔

انگریزوں کی تعریف کی کیا ضرورت تھی؟

باقی رہا یہ سوال کہ انگریزوں کی تعریف کی کیا ضرورت تھی۔ تو دراصل اس کا پس منظر معلوم کرنا چاہیئے۔ انگریز سے پہلے سکھوں کا راج پنجاب پر تھا اس وقت انہوں نے جو مظالم ڈھائے۔ وہ سب کو معلوم ہیں۔ سکھوں سے انگریزوں نے عنان حکومت ہاتھ میں لی۔ اس وقت ہندو تمام ہندوستان پر تفوق حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اور چاہتا تھا۔ کہ انگریزوں سے مل کر مسلمانوں کو ہندوستان ہی سے نکال دے۔ دوسری طرف انگریزوں کو بھی مسلمانوں کی طرف سے شبہات تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کے مفاد کی خاطر چاہا۔ کہ انگریز مسلمانوں سے بدظن نہ ہوں۔ بلکہ ان کو بھی وہی مراعات دیں جو کہ دوسرے فرقوں کو دی جا رہی ہیں۔ تا اس طرح سے ہندوستان میں مسلمانوں کا مستقبل بہتر اور محفوظ ہو جائے ادھر سکھوں کے مظالم بھی آپ کے سامنے تھے۔ یہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتابوں میں انگریزوں کے متعلق جس قسم کی عبارتیں لکھی ہیں۔ وہ سب مسلمانوں کے مفاد کے لئے لکھی گئی تھیں۔ لیکن . . . . حضور نے جو کچھ لکھا۔ وہ سب مبنی بر صداقت ہے۔ اس میں غلطی کا ایک ذرہ بھر نہیں آج یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے نعوذ باللہ انگریزوں کی خوشامد کی لیکن حضور کے زمانہ میں یہ الزام لگایا جاتا تھا۔ کہ آپ انگریز کے باغی ہیں چنانچہ پادری مارٹن کلارک نے عدالت میں بہ حلفیہ بیان دیا۔ کہ یہ شخص گورنمنٹ کا باغی ہے اور انگریزوں کے خلاف ہے۔ حضور کی اس قسم کی عبارتیں لکھنے کا ایک مقصد یہ بھی تھا۔ کہ اس الزام کو اپنے اوپر سے دور کیا جائے۔ آپ نے اس لئے انگریزوں کی تعریف نہیں کی۔ کہ آپ ان کی تعریف کرنا چاہتے تھے۔ بلکہ اس لئے بھی کہ آپ پر الزام لگایا گیا تھا کہ آپ باغی ہیں۔ آپ نے اپنے اوپر سے اس الزام کو دور کیا ہے پھر کیا اس شخص کو خوشامدی کہا جا سکتا ہے۔ جس نے سب سے انگریزوں کو دجال قرار دیا۔ اور ریل گاڑی کو خر دجال کا نام دیا۔ کیا جس شخص کی خوشامد کی جاتی ہے۔ اس کو دجال کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

چالیس کروڑ مسلمانوں کے موجود ہوتے ہوئے صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی اکیلے ایسے شخص تھے جنہوں نے ملکہ وکٹوریہ کو تبلیغ اسلام کی۔ اور کسی شخص کو یہی . . . . کی توفیق نہیں مل سکی۔ کیا خوشامدیوں کے یہی کارنامے ہوا کرتے ہیں؟

کچھ تو لوگو خدا سے شرماؤ

مکرم ملک صاحب کی تقریر کے بعد دوسرے روز کے پہلے اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی۔

بعد نماز ظہر و عصر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تقریر فرمائی جو قارئین کرام کی خدمت میں پیش کی جا چکی ہے۔

اجلاس شب: رات کو ساڑھے سات بجے ایک جلسہ پھر منعقد ہؤا جس میں برما۔ جرمنی۔ انگلینڈ۔ حبشہ۔ چین۔ امریکہ۔ انڈونیشیا اور شام سے آنے والے طلباء نے اپنی اپنی زبانوں میں تقاریر کیں

موصی صاحبان توجہ فرمائیں

مندرجہ ذیل موصی صاحبان کی رقوم ان کے وصیت نمبر نہ ملنے کی وجہ سے بغیر اندراج کے پڑی ہوئی ہیں لہٰذا ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے وصیت نمبر سے دفتر ہذا کو مطلع کریں۔ اگر کسی موصی کو ان کی وصیت نمبر یاد نہ ہو۔ تو پھر وہ کم از کم اپنی ولدیت مع سابقہ سکونت سے ہی اطلاع دیں۔ تاکہ ان کی ادا کردہ رقوم کا اندراج ان کے کھاتہ جات حصہ آمد میں کر دیا جائے۔ نیز اطلاع دیتے وقت مندرجہ کوپن نمبر اور تاریخ کا حوالہ ضرور دیں۔ کیونکہ کوپن نمبر و تاریخ کے بغیر کسی رقم کا تلاش کرنا مشکل ہے۔ (سکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ ضلع جھنگ)

نمبر	نام و پتہ	کوپن نمبر / تاریخ	رقم
(۵۹)	حلیمہ بیگم صاحبہ راولپنڈی	۳۹۱۹ / ۷-۱۱-۵۱	۲/-/-
(۶۰)	اشفاق بیگم صاحبہ گوجرانوالہ	۳۰۵۸ / ۱۱-۱۱-۵۱	۱/۱۲/-
(۶۱)	محمد شریف صاحب کوہلوال "	"	۱۰/۲/-
(۶۲)	محمد یعقوب صاحب سیالکوٹ چھاؤنی	۲۹۳۱ / ۱۱-۱۱-۵۱	۱۷/۳/-
(۶۳)	فضل بیگم صاحبہ کھاریاں گجرات	۳۴۸۶ / ۱۹-۱۱-۵۱	۲/-/-
(۶۴)	شرف دین صاحب گوٹھ ننھے خاں سندھ	۳۵۴۷ / ۲۲-۱۱-۵۱	۶۳/-/-
(۶۵)	حلیمہ نرس قلات بلوچستان	۳۴۷۵ / ۲۲-۱۱-۵۱	۱۰/-/-
(۶۶)	اہلیہ رشید صاحب اسلامیہ پارک لاہور	۳۵۸۱ / ۲۵-۱۱-۵۱	۲/-/-
(۶۷)	استانی عائشہ بیگم راج گڑھ لاہور	۳۵۸۲ / ۲۵-۱۱-۵۱	۱۵/-/- ، ۱۵/-/-
(۶۸)	عبد السمیع صاحب دہلی گیٹ لاہور	۱۶۹۱ / ۲۵-۱۱-۵۱	۹/۱۲/-
(۶۹)	مولوی غلام حسین صاحب " "	"	۶۰/-/-
(۷۰)	محمد سرور صاحب " "	"	۱/-/-
(۷۱)	مرزا محمد سرور صاحب کراچی	۳۶۳۵ / ۲۷-۱۱-۵۱	۴/۶/-
(۷۲)	دین محمد صاحب آرائیں محمود آباد اسٹیٹ سندھ	۳۶۵۳ / ۱-۱۲-۵۱	۳۶/-/-
(۷۳)	چودھری محمد دین صاحب سکرٹری مال علی پور شمس آباد لاہور	۳۶۶۳ / ۱-۱۲-۵۱	۲۰/-/-
(۷۴)	چودھری بشیر احمد صاحب سول لائن لاہور	۳۸۱۱ / ۹-۱۲-۵۱	۳۷/۸/-
(۷۵)	چودھری نور دین صاحب علی پور	۳۰۶۳ / ۹-۱۲-۵۱	۸/-/-
(۷۶)	ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب ایم۔اے۔ او شادی خاں اٹک	۳۸۰۹ / ۹-۱۲-۵۱	۹۰/-/-
(۷۷)	رحمت اللہ صاحب راولپنڈی	۳۵۶۲ / ۹-۱۲-۵۱	۴/-/-
(۷۸)	ایم۔ ایس کالج لاہور	۳۸۶۷ / ۱۰-۱۲-۵۱	۱۹/۸/-
(۷۹)	محمد لطیف صاحب چک ۲۴۵ منٹگمری	۳۹۴۸ / ۱۳-۱۲-۵۱	۱۹/۱۴/-
(۸۰)	شیخ صدیق احمد صاحب سکرٹری مال ڈیرہ اسماعیل خاں	۳۹۵۲ / ۱۵-۱۲-۵۱	۶۰/-/-
(۸۱)	نواب بی بی صاحبہ بھاگووال سیالکوٹ	۳۹۵۳ / ۱۵-۱۲-۵۱	۱۲/-/-
(۸۲)	مختول بیگم صاحبہ " " "		۶/-/-
(۸۳)	بابو محمد یوسف۔ سیالکوٹ چھاؤنی	۳۵۸۵ / ۱۶-۱۲-۵۱	۳۰/-/-
(۸۴)	چودھری خورشید احمد صاحب ڈرگ روڈ کراچی	۴۰۶۱ / ۱۸-۱۲-۵۱	۳۱/۱۲/-
(۸۵)	محمد حسین صاحب لیسرج لاہور	۱۸۴ / ۱۸-۱۲-۵۱	۱/۸/-
(۸۶)	ظفر اللہ خاں صاحب ظفروال سیالکوٹ	۴۱۱۰ / ۲۲-۱۲-۵۱	۴/-/-
(۸۷)	حکیم محمد خلیل صاحب کمال ڈیرہ سندھ	۴۱۱۶ / ۲۲-۱۲-۵۱	۵/-/-
(۸۸)	محمد اسماعیل صاحب ڈیرہ پیلو کرنا سندھ	۴۱۳۱ / ۲۲-۱۲-۵۱	۸۰/-/-
(۸۹)	مختار احمد صاحب ہاشمی بحساب جماعت موسیٰ والہ سیالکوٹ	۲۲۱۸ / ۲۲-۱۲-۵۱	۹/۱۲/-
(۹۰)	منشی محمد عبد اللہ صاحب میلسی ملتان	۲۲۲۸ / ۲۲-۱۲-۵۱	۶/۱/-
(۹۱)	عبد السلام صاحب قریشی کراچی	۴۱۴۸ / ۲۳-۱۲-۵۱	۳/-/-
(۹۲)	محمد طفیل صاحب کراچی	"	۲۰/-/-
(۹۳)	چودھری ولی الحق صاحب چک ۳۶۷ ج۔ب لائل پور	۴۱۷۸ / ۲۴-۱۲-۵۱	۱۹۵/-/-
(۹۴)	عبد الحمید صاحب چک ۱۷۴ R.B ملتان	۲۲۸۹ / ۲۵-۱۲-۵۱	۱۰/-/-
(۹۵)	برکت بی بی معرفت محمد لطیف صاحب فلور ملز ڈگری سندھ	۲۳۰۳ / ۲۶-۱۲-۵۱	۲/-/-
(۹۶)	نواب دین صاحب قلعہ صوبا سنگھ سیالکوٹ	۲۳۷۳ / ۲۷-۱۲-۵۱	۶/-/-
(۹۷)	کریم بی بی صاحبہ ربوہ ضلع جھنگ	۲۳۹۱ / ۲۷-۱۲-۵۱	۱/-/-
(۹۸)	قریشی محمد اکرم صاحب سکرٹری مال حسن پور ملتان	۲۴۴۹ / ۲۷-۱۲-۵۱	۴/۸/-
(۹۹)	صدیقہ بیگم صاحبہ کراچی	۴۱۹۸ / ۲۷-۱۲-۵۱	۱۰/-/-
(۱۰۰)	اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر حسام الدین رحیم یار خاں	۲۴۵۶ / ۲۷-۱۲-۵۱	۲۶/-/-
(۱۰۱)	اہلیہ صاحبہ محمد رشید الدین صاحب کراچی	۴۱۹۷ / ۲۷-۱۲-۵۱	۱/-/-
(۱۰۲)	غلام محمد صاحب کنگ چین ضلع گجرات	۲۴۷۹ / ۲۷-۱۲-۵۱	۱۰/-/-
(۱۰۳)	مولوی جلال الدین صاحب " "		۴/-/-
(۱۰۴)	خان منور خاں صاحب لودھراں ملتان	۲۵۲۷ / ۲۸-۱۲-۵۱	۵/-/-
(۱۰۵)	محمد حسین صاحب ریلوے ضلع سیالکوٹ	۲۵۳۵ / ۲۸-۱۲-۵۱	۴/-/-
(۱۰۶)	اہلیہ شیخ عبد الغنی صاحب سنت نگر کرشن نگر لاہور	۲۶۹۱ / ۲۹-۱۲-۵۱	-/۸/-
(۱۰۷)	خواجہ عبد الرحمن صاحب سکرٹری مال گوجرخان راولپنڈی	۲۶۱۱ / ۲۹-۱۲-۵۱	۷/۸/-
(۱۰۸)	فضل احمد صاحب سکرٹری مال جبوکی سدو کی گجرات	۲۷۳۴ / ۳۰-۱۲-۵۱	۵/-/-
(۱۰۹)	رحمت بی بی صاحبہ چاہ حافظ والا چک ۳۶۶ ضلع ملتان	۲۸۵۵ / ۳۱-۱۲-۵۱	۱۳/-/-
(۱۱۰)	حشمت علی صاحب حجام کھرولیاں ضلع سیالکوٹ	۲۸۷۹ / -۱۲-۵۱	۹/۹/-
(۱۱۱)	محمد صدیق صاحب منٹگمری	۱۹۷۸ بل / ۳۱-۱۲-۵۱	-/۹/-
(۱۱۲)	" " " "	۱۹۷۹ / ۳۱-۱۲-۵۱	۱/۸/-
(۱۱۳)	مرزا محمد لطیف صاحب اکبر عملہ وکیل الدیوان	۱۷۱۱ / ۳-۱۲-۵۱	۱۲/۸/-

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ ربوہ)

سوڈان کے متعلق اینگلو مصری گفت و شنید پر لندن میں اظہار مایوسی

لندن ۵ جنوری۔ سوڈان کے متعلق قاہرہ میں جب سے اینگلو مصری گفت و شنید ہو رہی ہے۔ پہلی مرتبہ یہاں اسکے متعلق ناامیدی کا اظہار کیا گیا ہے۔ وائٹ ہال کے ایک ترجمان نے مصری فوجی افسر کے اس بیان کو بہت زیادہ برا اثر ڈالنے والا قرار دیا ہے۔ جس میں فوجی افسر نے کہا تھا کہ خطہ سویز میں برطانی فوجیوں کے خلاف چھاپے مارے جائیں گے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ برطانی سفیر نے حکومت مصر کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کرائی ہے۔ کہ اس بیان سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اگر برطانی فوجوں کو نکالا نہ گیا۔ تو گذشتہ موسم سرما کی طرح متشددانہ طریقے اختیار کرنے کی دھمکی دی جا رہی ہے۔ —— قاہرہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ اس تقریر کا مقصد غالباً یہی تھا۔ کہ حالیہ گفت و شنید کے سلسلے میں برطانیہ پر دباؤ ڈالا جائے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ قاہرہ کی بات چیت سے سوڈان کے متعلق سمجھوتے کے سلسلے میں ۹۵ فیصد اندرونی زبانی اتفاق ہو چکا ہے۔ اعلان کیا جاتا ہے کہ معاہدے کی امیدیں ایک نہایت ہی نازک دور میں داخل ہو چکی ہیں۔

سنڈے ٹائمز کے سفارتی نامہ نگار نے لکھا ہے۔ برطانیہ نے مصالحانہ روش اختیار کرتے ہوئے سوڈان میں انتخابات کرانے کی حامی بھری تھی۔ اگر ان انتخابات کو زیادہ عرصہ تک ملتوی رکھا گیا۔ تو اس کا نتیجہ بہت سنگین ہو سکتا ہے

نامہ نگار نے سوڈان سے باوثوق اطلاعات کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ اگر اس ماہ کے آخر تک سمجھوتہ کر کے پسماندہ جنوبی سوڈانیوں کو خاص مراعات نہ دی گئیں تو بدنظمی کے پھیلنے اور خون خرابہ ہونے کا امکان ہے۔ شمالی سوڈان میں ایک نئی مذہبی کشمکش کی خبریں بھی موصول ہوئی ہیں۔ (اسٹار)

روسی چینی افواج کے لئے بھاری کمک مہیا کی جا رہی ہے

لندن ۵ جنوری۔ مشرق بعید میں تمام روسی افواج کے سپریم کمانڈر مارشل مالینوسکی نے کوریا کے محاذ جنگ کا بذات خود معائنہ کیا ہے۔

ٹوکیو کی ایک اطلاع کے مطابق یہ معائنہ اس وقت کیا گیا ہے۔ جب یہ بھی معلوم ہوا کہ شمالی چین میں روسی اور چینی افواج کو بھاری کمک پہنچائی جا رہی ہے۔ کیونکہ انہیں موسم بہار میں اقوام متحدہ کی طرف سے بڑے حملے کی توقع ہے۔ سائبیریا سے روسی ٹینکوں، توپخانوں اور گولہ بارود کے علاوہ دیگر فوجی سامان کو بھاری مقدار میں لگاتار پہنچایا جا رہا ہے

پورٹ آرتھر میں جہاں روسیوں نے پانی کی تہ میں ایٹمی پناہ گاہیں تعمیر کی ہیں۔ دور تک مار کرنے والی جدید زیر آب دوز کشتیاں بھی دیکھی گئی ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ آنتونگ دریائے یالو اور یاریبز کے اہم فوجی مقامات پر مزید روسی جیٹ لڑاکا اور بمبار طیارے بھی پرواز کرتے ہوئے دیکھے گئے ہیں۔

جنوبی افریقہ میں ٹیٹانیئم کی دریافت

ڈربن ۔ ۵ جنوری۔ جنوبی افریقہ میں یورانیم کے بہت بڑے ذخائر کی دریافت کے بعد اب نٹال کے جنوبی ساحل پر ٹیٹانیئم کا بہت بڑا ذخیرہ بھی دستیاب ہوا ہے

بیان کیا جاتا ہے کہ ٹیٹانیئم کی قیمت ۴۰۰۰ پونڈ فی ٹن ہے اور دعوے کیا جاتا ہے کہ یہ واحد دھات ہے جو آواز سے زیادہ تیز پرواز کرنے والے طیاروں پر استعمال کی جا سکتی ہے

ان کانوں کو کھودنے کا کام یکم فروری کو شروع ہوگا۔ اس وقت امریکہ واحد ملک ہے۔ جہاں ٹیٹانیئم نکالا جاتا ہے۔ مگر ماہرین کا بیان ہے۔ کہ ان نئے ذخائر میں اس قیمتی دھات کے ۱۰ لاکھ ٹن موجود ہیں۔ (اسٹار)

برطانیہ سے روڈیشیا کا احتجاج

سالسبری ۵ جنوری۔ برطانی فرموں کے ڈاک کے ذریعہ سامان مہیا کرنے کی جو نئی مہم جاری کر رکھی ہے۔ اس کے تحت ہر ماہ جنوبی روڈیشیا سے بہت بڑی بڑی رقوم برطانیہ جا رہی ہیں۔

تمام روڈیشیا سے عورتیں برطانیہ سے اشیاء منگوا رہی ہیں۔ جن کے اشتہارات روڈیشیا کے اخبارات میں دیئے جاتے ہیں۔ اور ان اشیاء کی قیمتیں وسطی افریقہ کی نسبت بہت کم دکھائی جاتی ہیں۔

سالسبری کے تاجروں نے تجارت کے اس طریقے کی شدید مخالفت کی ہے اور احتجاج کیا ہے۔ کہ جنوبی روڈیشیا میں یہ کام تجارتی مفاد کے منافی اور غیر منصفانہ ہے۔ (اسٹار)

مذاکرات صلح کے آغاز سے پہلے کوریا میں ۷۵۰،۰۰۰ چینی فوج موجود تھی۔ مگر اب اس لشکر کی تعداد ۱،۲۰۰،۰۰۰ ہو چکی ہے۔

ان کے توپخانے بھی بہت زیادہ مؤثر ہو چکے ہیں۔ منچوریا میں روسی فوجوں کی تعداد ۸۰،۰۰۰ اور ۹۰،۰۰۰ کے درمیان ہے۔ (اسٹار)

لیڈر بقیہ صفحہ ۳

اس ضمن میں اس وقت جو سب سے بڑا خطرہ پیدا ہو گیا ہے وہ علماء کے بورڈوں کی صورت میں نمودار ہوا ہے جن کی سفارش بنیادی اصولوں کی کمیٹی نے اپنی سفارشات میں مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے ساتھ چپکانے کے لئے کی ہے۔ ہر بہی خواہ ملک و قوم کا فرض ہے کہ اس ملا گردی کے خلاف پرزور احتجاج کرے۔ اگر یہ سفارش مان لی گئی تو یہ ملا گردی کو آئینی بنیاد بہم پہنچانے کے مترادف ہوگا۔ اس کے معنی یہ ہوں گے کہ زیادہ سے زیادہ پانچ مولوی مل کر آزادانہ اسلامی قانون سازی کے راستہ میں سد سکندری بن کر کھڑے ہو جائیں گے اور وہ ہر قانون کو جو ان پانچ کس کی تعبیر قرآن و سنت کے خلاف نظر آئے گا۔ ملک کے جہلاء میں حکومت کے خلاف ایجی ٹیشن کا ذریعہ بنا لیا کریں گے اور اس طرح ملک پر ملا گردی کا عفریت زمانہ سے زیادہ طاقتور ہوتا جائے گا جس کے خلاف حکیم صاحب حکومت سے قانون بنوانا چاہتے ہیں۔ اس وقت اصل کام تو ان بڑے بڑے ملاؤں کو سنبھالنا ہے جو اسلام کے نعرے لگا کر عوام اور حکومت کو حیران و پریشان کر رہے ہیں اور دوسروں سے اقتدار چھین کر خود حکومت کی گدی پر بیٹھنا چاہتے ہیں اور اسلام کو ایک روحانی نظام نہیں بلکہ محض ایک لادینی سیاسی نظریہ سمجھے ہوئے ہیں۔

چرچل اور آئزن ہاور کی ملاقات پر "الیوم" کا ردعمل

دمشق ۵ جنوری۔ دمشق کے روزنامہ "الیوم" نے لکھا ہے کہ مغربی ملکوں کو اس علاقے کے دفاع کے متعلق کوئی نئی پیش کش کرنے سے قبل مشرق وسطی کے مسائل اور مشکلات پر غور کر لینا چاہیئے۔

مبصرین کا بیان ہے کہ چرچل اور آئزن ہاور بدھوار کو اپنی ملاقات کے دوران میں ایسے بین الاقوامی مسائل پر تبادلہ خیالات کریں گے جن میں کوریا۔ ایرانی تیل کا مسئلہ اور مشرق وسطی کا دفاع شامل ہے۔ انہیں توقع ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے مسائل پر اس ملاقات کا دور رس اور گہرا اثر پڑے گا۔

لیکن "الیوم" کی رائے ہے کہ مشرق وسطی کے دفاع کے متعلق ان کے مذاکرات کا کوئی اچھا نتیجہ اس وقت تک نہیں نکل سکتا جب تک کہ اس علاقے کے حالات تبدیل نہیں کئے جاتے۔ (اسٹار)

قاہرہ ۵ جنوری۔ محکمہ ڈاک کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ اس کی طرف سے ڈاک کی تمام ٹکٹوں پر فوج کا یہ موٹو شائع کر دیا جائیگا "اتحاد نظم و ضبط اور محنت"

امریکہ ہسپانیہ میں اپنے اڈے قائم کریگا

لنڈن ۵ جنوری۔ لنڈن میں موصول ہونے والی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ اور ہسپانیہ کے درمیان اقتصادی اور فوجی معاہدوں پر چند دنوں کے اندر دستخط ہو جائیں گے۔ صدر ٹرومین نے امریکی سفیر کو ہدایت دی ہے کہ سپین کے ساتھ جلد از جلد معاہدوں کی تفصیلات طے کر لی جائیں۔ اور اگر ممکن ہو تو ۲۰ جنوری سے پہلے دستخط بھی کرا لئے جائیں۔

میڈرڈ کی ایک اطلاع کے مطابق تین معاہدے ہونے کی توقع ہے۔ پہلے دو میں امریکی فوجی اور اقتصادی امداد کا انتظام ہوگا اور تیسرے کا تعلق سپین میں امریکی۔ بحری اور فضائی اڈوں کے قیام سے ہے۔

میڈرڈ کے ذرائع کا اندازہ ہے کہ اخراجات ۷۵،۰۰۰،۰۰۰ ڈالر تک ہو جائیں گے۔ سپین کو جو اقتصادی اور مالی امداد دی جائے گی۔ اس کی مالیت پندرہ کروڑ ڈالر سے زیادہ ہوگی اور فضائی اور بحری اڈوں کی تعمیر کے اخراجات اس کے علاوہ ہوں گے۔ (اسٹار)

شامی افسروں کو برطرف کر دیا گیا

دمشق ۵ جنوری۔ شامی فوج کے ہائی کمانڈ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ بعض اعلیٰ فوجی افسروں کو ملازمت کی میعاد پوری کر لینے کی وجہ سے ریٹائر کر دیا گیا ہے اور دیگر فوجی افسروں کو قومی وزارت دفاع کی سفارش پر علیحدہ کیا گیا ہے ان کی تعداد ۲۶ ہے۔ (اسٹار)

ولادت

میاں اللہ دتا صاحب پان فروش (قادیانی حال مقیم رتن باغ لاہور) کو اللہ تعالیٰ نے ۱۲ دسمبر ۵۲ء کو لڑکا عطا فرمایا۔ احباب نومولود کی درازی عمر خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بننے کی دعا فرمائیں۔ نومولود چودھری محمد اسمٰعیل ابن محمد بخش کا نواسہ ہے۔ (خاکسار ابراہیم منگلی)

نومولود کا عطاء اللہ نام تجویز کیا گیا